



## سوال

(151) کیا مکان کی پگڑی جائز ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ شہر کراچی میں زید ایک مکان بطور کرایہ دار چالیس روپے ماہوار میں رہتا ہے۔ اب کسی مجبوری کے تحت یہ مکان چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں جانا چاہتا ہے۔ اور جاتے وقت مکان کا قبضہ بجائے مالک جائیداد کو دے محمود کو دے رہا ہے۔ اور محمود زید سے یہ طے کر لیتا ہے۔ کہ تم مالک جائیداد سے اس مکان کی رسید میرے نام تبدیل کراؤ۔ تاکہ مالک جائیداد مجھ کو اپنا کرایہ دار تسلیم کرے۔ اور مکان کا قبضہ مجھ کو دے۔ کہ مجھ سے بطور پگڑی مبلغ آٹھ ہزار روپے لے لو پھر محمود زید سے یہ معاملہ طے کر کے بخر سے یہ کہتا ہے کہ میں نے زید سے ایک مکان آٹھ ہزار پگڑی پر لیا ہے۔ لیکن میرے پاس روپے نہیں ہیں۔ اس لئے تم آٹھ ہزار روپے زید کو دے کر مکان کی رسید لپنے نام کر لو مکان میں میں رہوں گا۔ میں بطور کرایہ تم کو ایک سو چالیس روپے ماہوار دیتا رہوں گا۔ تم چالیس روپے ماہوار مالک مکان کو دینا اور اور سو روپے ماہوار لپنے پاس رکھنا اور جب میرے پاس آٹھ ہزار روپے ہو جائیں گے۔ تم کو آٹھ ہزار روپے دے کر مالک مکان سے رسید لپنے نام کرا لوں گا۔ اور چالیس روپے ماہوار میں خود براہ راست مالک جائیداد کو دیتا رہوں گا۔ مہربانی فرما کر بتائیں کہ بخر کو اس طریقے پر سو روپے ماہوار لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں اس میں سود وغیرہ کا کوئی گنا تو نہ ہوگا۔ بخر کو اس طریقے پر سو روپے ماہوار لینا اگر ناجائز ہو تو دوسری بات محمود یہ پیش کرتا ہے کہ جب تک میرے پاس روپے ہو جائیں گے۔ اس وقت مکان کی پگڑی کی رقم جو بھی دوسرا دے چاہے وہ گھٹ کہ چھ ہزار روپے رہ جائے۔ چاہے آٹھ ہزار سے دس ہزار ہو جائیں۔ وہ تم کو دے کر رسید لپنے نام کرا لوں گا۔ اور مالک جائیداد کو براہ راست چالیس روپے ماہوار دیتا رہوں گا۔ ازراہ عنایت تحریر فرمائیں۔ کہ شرع شریف کی رو سے دونوں طریقے جائز ہیں یا ایک یا دونوں ناجائز ہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ بالا میں واضح ہو کہ اولاً زید کو چاہیے کہ جب کہ مکان خالی کر کے دوسری جگہ منتقل ہونا چاہتا ہے تو مکان کا قبضہ مالک مکان کو دے دے اور محمود کا بخر کو سو روپیہ ماہوار دینا یہ سود ہے۔ لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل قرض جر منفیۃ فہو اربا نیز دوسری صورت بھی مشکوک ہے۔ جو شرعاً ٹھیک نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی

(فتاویٰ ستاریہ جلد 4 صفحہ 16-17)

## توضیح

پگڑی مکان سود بھی ہے۔ ظلم اور غصب بھی ہے۔ یہ سلسلہ پگڑی درپگڑی چلتا رہے گا۔ مالک مکان نہ کرایہ بڑھاسکے گا۔ اور نہ اپنا قبضہ لے سکے گا۔ یہ مکان تو ایک قسم کا گرومی



ہو گیا۔ مالک مکان جب بھی قبضہ لے گا۔ قابض مکان کو وہ کل رقم ادا کر کے قبضہ لے گا۔ واللہ اعلم علی محمد سعیدی۔

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 130

محدث فتویٰ